دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرینس نمبر: Aqs 1497 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ: 06-01-2019

بولی کے ذریعے خرید و فروخت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ بولی کی خرید و فروخت کرنا کیسا ہے؟ نیز بسا اوقات بولی لگانے والے کا خود خریدنے کا ارادہ نہیں ہوتا اور وہ صرف ریٹ بڑھا کر دوسروں کو پھنسانے کے لیے بولی میں شامل رہتا ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ **سائل: حسن رضا (صدر مارکیٹ، کراچی)**

بسمِ اللہ الرَّحمنِ الرَّحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حقیقی طور پر بولی لگا کر چیزوں کی خرید و فروخت بالکل جائز اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، البتہ یہ بات ضروری ہے کہ کسی طرح کے دھوکے اور جھوٹ سے کام نہ لیا جائے لیکن یہ طریقہ کہ جس کا خریدنے کا ارادہ نہ ہو، وہ اس لیے بولی لگائے تاکہ چیز کی قیمت مزید بڑھ جائے اور دوسرا شخص یعنی اصل خریدار، یہ بولی سن کر مزید اوپر کی قیمت لگائے گا، تو ایسے شخص کا بولی میں شامل ہونا دھوکہ اور ناجائز و گناہ ہے۔ عموماً مارکیٹ میں ایسے لوگ دکانداروں نے رکھے ہوتے ہیں تاکہ وہ دوسروں کو پھنساتے رہیں، یہ جائز نہیں، حدیث پاک میں ایسی بولی سے منع کیا گیا ہے۔

بولی کے ثبوت سے متعلق حدیث پاک میں ہے: ”عن انس ابن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باع حلسا وقدحا وقال: من يشتري هذا الحلس والقدح، فقال رجل: اخذتهما بدرهم، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: من يزيد على درهم؟ من يزيد على درهم؟ فاعطاه رجل درهمين: فباعهما منه“ ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حلس (اونٹ کے کجاوے کے نیچے رکھنے والا کپڑا) اور پیالہ بیچنے سے پہلے ارشاد فرمایا: کون اس کپڑے اور پیالے کو مجھ سے خریدے گا؟ تو ایک شخص نے عرض کی کہ میں ان دونوں کو ایک درھم کے بدلے میں خریدوں گا، تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا: ایک درھم سے زیادہ میں کون خریدے گا؟ ایک

شخص نے دو درہم پیش کیے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ دونوں چیزیں بیچ دیں۔

(جامع ترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی بیع من یزید، ج1، ص231، مطبوعہ کراچی)

اور جس کا ارادہ خریدنے کا نہ ہو اسے بولی میں شامل ہونے منع فرمایا۔ جیسا کہ بخاری شریف میں ہے: "نهی النبي صلی الله علیه وسلم عن النجش "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں نجش (جھوٹی بولی لگانے) سے منع فرمایا۔

(صحیح بخاری، ج1، ص287، مطبوعہ کراچی)

ہدایہ میں ہے: "نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن النجش: وهو ان یزید فی الثمن ولا یرید الشراء لیرغب غیره قال علیه السلام "ولا تناجشوا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص ثمن میں اضافہ کروادے اور اس کا خریدنے کا ارادہ نہ ہو، تاکہ دوسرا شخص اس پر رغبت رکھے، نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا: نجش نہ کرو۔ **(الھدایہ جلد3، صفحہ59، مطبوعہ بیروت)**

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "نجش مکروہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ نجش یہ ہے کہ مبیع کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہک کو رغبت پیدا ہو اور قیمت سے زیادہ دے کر، خرید لے اور یہ حقیقۃً خریدار کو دھوکا دینا ہے، جیسا کہ بعض دُکاندار کے یہاں اس قسم کے آدمی لگے رہتے ہیں۔ گاہک کو دیکھ کر چیز کے خریدار بن کر دام بڑھا دیا کرتے ہیں اور ان کی اس حرکت سے گاہک دھوکا کھا جاتے ہیں۔ گاہک کے سامنے مبیع کی تعریف کرنا اور اُس کے ایسے اوصاف بیان کرنا، جو نہ ہوں تاکہ خریدار دھوکا کھا جائے، یہ بھی نجش ہے۔" **(بہارِ شریعت، حصہ11، جلد2، صفحہ723، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

29 ربیع الآخر 1440ھ/06 جنوری 2019ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے